

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

میسرز بلیک ڈائمنڈ مشروبات اور دیگر

بنام

کمرشل ٹیکس آفیسر، سینٹرل

سیکشن، اسمنٹ ونگ کلکتہ اور دیگران

16 ستمبر 1997

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور ایم۔ جگن نادرہا راؤ، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

مغربی بنگال سیلز ٹیکس ایکٹ، 1954 : دفعہ 2 (ڈی)۔ "مال برداری یا ترسیلی قیمتیں"۔ چاہے
"قیمت فروخت" کی تعریف میں شامل ہو۔ منعقد، جی ہاں۔ بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941۔
دفعہ 2 (ایچ)۔ راجستھان سیلز ٹیکس ایکٹ، 1954۔ دفعہ 2 (پی)۔

الفاظ اور جملے:

"قیمت فروخت"۔ مغربی بنگال سیلز ٹیکس ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 (ڈی) کے تناظر میں اس کا

مطلب۔

مغربی بنگال سیلز ٹیکس ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 (ڈی) میں "قیمت فروخت" کی وضاحت کی گئی

ہے۔ اس بارے میں ایک تنازعہ پیدا ہوا کہ آیا "مال برداری یا ترسیلی قیمتیں" کو ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں

”پیسے پر غور“ کے الفاظ میں شامل سمجھا جائے۔ درخواست گزار کا معاملہ یہ تھا کہ فریٹ چارجز کو ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں ’قیمت فروخت‘ کی تعریف میں لفظ رقم لین دین کے معنی میں شامل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ٹریبونل نے درخواست گزاروں کی جانب سے دائر درخواست مسترد کر دی۔

لہذا، موجودہ اپیل۔

درخواست گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں خاص طور پر ’قیمت فروخت‘ کی تعریف میں نوٹیفائیڈ اجناس کی پیکنگ کے لئے کنٹینرز یا دیگر سامان کے لئے وصول کی جانے والی کسی بھی رقم کو شامل کیا گیا ہے اور اسی طرح ’مال برداری‘ قیمت شامل نہ ہونے کی صورت میں اس طرح کے چارجز کو فروخت کی قیمت سے باہر سمجھا جانا چاہئے۔ بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ 1941 کی دفعہ 2 (ایچ) کے تحت ’قیمت فروخت‘ کی تعریف میں واضح طور پر ’ترسیلی قیمت‘ کو شامل نہیں کیا گیا تھا اور اسی وجہ سے ایکٹ میں ’قیمت فروخت‘ کے معنی میں ’مال برداری قیمت‘ سمیت ایک مخصوص شق شامل ہونی چاہیے۔

ریونیو کی دلیل یہ تھی کہ ’مال برداری قیمت‘ کی ادائیگی کی ذمہ داری اپیل کنندہ پر عائد ہوتی ہے اور اس لیے اسے دفعہ 2 (ڈی) کے تحت ’قیمت فروخت‘ میں شامل سمجھا جانا چاہیے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے یہ عدالت

منعقد 1.1: ’مال برداری یا استعمال کنندہ چارجز‘ کی رقم خریدار کی جانب سے کسی قانونی یا دیگر ذمہ داری کے تحت ادا نہیں کی جائے گی بلکہ سامان کی فروخت پر غور کے حصے کے طور پر ادا کی جائے گی اور ’قیمت فروخت‘ کا حصہ ہوگی۔

[139- ڈی]

ہندوستان شوگر ملز لمیٹڈ بمقابلہ ریاست راجستھان [1978] 4 ایس سی سی 271 = 43 ایس ٹی سی

13 پر انحصار کیا گیا۔

1.2. دفعہ 2 (ڈی) میں 'قیمت فروخت' کی تعریف میں 'مطلب' اور 'شامل' کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ تعریف کا پہلا حصہ لفظ 'قیمت فروخت' کے معنی کی وضاحت کرتا ہے۔ اسے اس کا عام، مقبول یا قدرتی معنی دیا جانا چاہئے۔ اس کی تشریح کسی بھی طرح دوسرے حصے سے کنٹرول یا متاثر نہیں ہوتی ہے جس میں تعریف میں کچھ دیگر چیزیں بھی شامل ہیں۔ یہ تعمیر کا ایک طے شدہ اصول ہے۔ لہذا، تعریف کا جامع حصہ مرکزی اہتمام کو اس کے قدرتی معنی حاصل کرنے سے نہیں روک سکتا ہے۔ [F-ڈی-137]

1.3. - بنگال فنانانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کی دفعہ 2 (ایچ) میں خارج کیے گئے الفاظ کا مقصد صرف کچھ مخصوص چیزوں کو خارج کرنا تھا جو پہلے حصے کے اندر تھیں یا اس طرح کے اخراج کو بھی خارج کیا جاسکتا ہے۔ ایکٹ میں واضح طور پر 'فریٹ چارجز' کو شامل نہ کرنے کا دفعہ 2 (ڈی) کے پہلے حصے کے قدرتی معنی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، بالکل اسی طرح جیسے دفعہ 2 (ڈی) میں 'پیکنگ چارجز' کو خارج کرنے کا دفعہ 2 (ڈی) کے پہلے حصے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ تعریف کا پہلا حصہ اس کے فطری معنی رکھتا ہے جو اس بات سے متاثر نہیں ہوتا کہ دوسرے حصے میں دیگر چیزوں کو واضح طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اور جو چیز واضح طور پر شامل نہیں ہے اس سے بھی متاثر نہیں ہوتا ہے۔ لہذا، نہ تو ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں 'پیکنگ چارجز' کو شامل کرنا اور نہ ہی بنگال فنانانس ایکٹ کی دفعہ 2 (ایچ) سے 'فریٹ چارجز' کو خارج کرنا اور ایکٹ میں 'فریٹ چارجز' کو اس طرح کے کسی واضح طور پر شامل نہ کرنا اس ایکٹ کے پہلے حصے سے منسوب کسی بھی معنی کو تبدیل یا متاثر نہیں کرتا ہے جو راجستھان کے ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 (پی) کے پہلے حصے سے ملتا جلتا ہے۔ [138-سی-ایف]

ٹی وی ایل راکو سیمینٹ ڈسٹری بیوشن کمپنی بمقابلہ ریاست تامل ناڈو، [1993] 1 ایس سی سی 192، قابل اطلاق تھا۔

حیدرآباد ایسٹسٹوس پروڈکٹس لمیٹڈ ریاست آندھرا پردیش، (1969) 24 ایس ٹی سی 487، ممتاز۔

سدرن موٹرز بمقابلہ ریاست کرناٹک (1996) 102 ایس ٹی سی 235 کو ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

لو بمقابلہ نارمن رائٹ (بلڈرز) لمیٹڈ، (1944) 1 آل ای آر 618، حوالہ دیا گیا ہے۔

قانون کے قانون پر کریز، 7 ویں ایڈیشن 1.214، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1083 آف 1992۔

1990 کے آر۔ این۔ نمبر 354 میں مغربی بنگال ٹیکسٹائل ٹریڈنگ کمپنی کے 26.9.91 کے

فیصلے اور حکم سے۔

سے

سی۔ اے۔ نمبر 1084، 1085 اور 1086/92۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ایچ۔ این۔ سالوے، راجورام چندرن، پی۔ ایچ۔ پاریکھ، سمیر پاریکھ

اور محترمہ ایم چودھری شامل ہیں۔

بی۔ سین، ایس۔ ہیگڑے، دلپ سہا، جے۔ آر۔ داس اور ڈی۔ کرشنن نے جواب دہندگان کی نمائندگی

کی۔ سہا اور داس۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ایم جگن ناتھ راؤ، مغربی بنگال ٹیکسٹائل ٹریڈنگ کمپنی نے 26.9.1991 کے حکم کے ذریعہ مذکورہ

درخواستوں کو مسترد کر دیا، جن میں 1990 کی آر نمبر 354، 1991 کی 130، 1989 کی 415 اور

1989 کی 431 اور 1992 کی سول اپیلیس 1083 سے 1992 کی 1086 تک دائر کی گئی ہیں۔

ان ایپلوں میں شامل مسئلہ یہ ہے کہ کیا فریٹ اور ہیڈ لنگ چارجز، جنہیں بعد میں "فریٹ چارجز" یا "ڈیلیوری چارجز" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، کو مغربی بنگال سیلز ٹیکس ایکٹ، 1954 (اس کے بعد 1954 ایکٹ کہا جاتا ہے) کے دفعہ 2 (ڈی) میں "پیسے پر غور" کے الفاظ میں شامل سمجھا جائے گا، جو "فروخت کی قیمت" کی وضاحت کرتا ہے۔

درخواست گزاروں کے مطابق دفعہ 2 (ڈی) میں 'قیمت فروخت' کی تعریف میں 'منی ٹرانزیکشن' لفظ کے معنی میں 'فریٹ چارجز' کو شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مقننہ کا ارادہ یہ نہیں تھا کہ مذکورہ چارجز کو 'پیسے پر غور' کا حصہ سمجھا جائے۔ درخواست گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ ریکارڈ پر موجود مواد اور فریقین کے طرز عمل اور خاص طور پر کیش میمورنمبر 97751 نے کیس میں دکھایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈیلیوری چارجز سامان کی قیمت سے الگ الگ جمع کیے گئے تھے، اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ 'قیمت فروخت' کا حصہ نہیں تھے۔ درخواست گزاروں کا معاملہ یہ بھی ہے کہ 1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں خاص طور پر 'قیمت فروخت' کی تعریف میں نوٹیفائیڈ اشیاء کی پیکنگ کے لئے کنٹینرز یا دیگر مواد کے لئے وصول کی جانے والی کسی بھی رقم کو شامل کیا گیا ہے اور اسی طرح 'فریٹ چارجز' شامل نہ ہونے کی صورت میں اس طرح کے چارجز کو 'قیمت فروخت' سے باہر سمجھا جانا چاہئے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی کہا کہ بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ 1941 کی دفعہ 2 (ایچ) کے تحت جو غیر مخصوص اشیاء پر لاگو ہوتا ہے 'فروخت کی قیمت'! خاص طور پر 'ڈیلیوری چارجز' کو خارج کر دیا گیا ہے اگر ان سے الگ سے چارج کیا جاتا ہے اور 1954 کے ایکٹ میں ضرورت پڑنے پر ایک مخصوص شق شامل ہونی چاہیے جس میں 'قیمت فروخت' کے معنی میں 'فریٹ چارجز' بھی شامل ہوں۔ بصورت دیگر یہ چارجز 'سیل پرائس' کا حصہ نہیں ہوں گے۔ درخواست گزار کے وکیل نے حیدرآباد ایسٹسٹوس سیمینٹ پروڈکٹس لمیٹڈ بمقابلہ ریاست آندھرا پردیش (1969) 24 ایس ٹی سی 487 میں اس عدالت کے فیصلے پر بھرپور بھروسہ کیا۔

دوسری جانب مدعا علیہ کے وکیل نے نشاندہی کی کہ ٹیکس ٹریبونل کی اکثریت نے کہا ہے کہ حقائق کی بنیاد پر 'فریٹ چارجز' کی ادائیگی کی ذمہ داری اپیل کنندہ پر عائد ہوتی ہے اور اس لیے اسے دفعہ 2 (ڈی) کے تحت 'قیمت فروخت' میں شامل سمجھا جانا چاہیے۔ فاضل وکیل نے ہندوستان شوگر ملز لمیٹڈ بمقابلہ ریاست راجستھان، [1978] 4 ایس سی سی 271 = 43 ایس ٹی سی 13، اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ یہ دلیل دینے کے لئے کہ راجستھان سیلز ٹیکس ایکٹ 1954 میں 'قیمت فروخت' کی تعریف کرنے والی دفعہ 2

(پی) کا پہلا حصہ 1954 کے ایکٹ میں 'قیمت فروخت' کی تعریف کے پہلے حصے کے ساتھ پری میٹریا میں تھا اور اس وجہ سے 'قیمت فروخت' کا مطلب سامان کی فروخت کے لئے ڈیلر کو واجب الادا رقم تھی اور ٹیسٹ کے لئے کیا غور کیا گیا تھا۔ جیسا کہ اس فیصلے میں کہا گیا ہے، یہ پوچھنا بے معنی تھا کہ اس پر غور کیسے کیا گیا، چاہے اس میں فریٹ پرائیکسٹ ڈیوٹی یا سیلز ٹیکس شامل ہو۔ سوال یہ ہے کہ خریدار کی طرف سے فروخت کے لئے غور کے طور پر ڈیلر کو ادائیگی جانے والی رقم کیا ہے اور ڈیلر کی طرف سے خالص غور و خوض کیا ہے۔ فاضل وکیل نے بھی ٹی وی ایل پر بھروسہ کیا۔ رامکو سیمنٹ ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ ریاست تمل ناڈو، [1993] 1 ایس سی سی 192

1954 کے ایکٹ میں عام طور پر اس ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت نوٹیفائیڈ اشیاء پر پہلے مرحلے میں سنگل پوائنٹ ٹیکس عائد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دوسری طرف 1941 کا ایکٹ ایک عام قانون ہے جس میں 1954 کے ایکٹ کے تحت شامل نہ ہونے والی اشیاء پر ملٹی پوائنٹ سیلز ٹیکس عائد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ 1954 کے دفعہ 2 کی ذیلی شق (ڈی) درج ذیل ہے:

دفعہ 2 (ڈی) میں کہا گیا ہے کہ ڈیلر کے حوالے سے استعمال کی جانے والی 'قیمت فروخت' سے مراد مغربی بنگال میں اس کے ذریعہ تیار کردہ، تیار کردہ یا پروسیس کی گئی نوٹیفائیڈ اشیاء کی فروخت کے لئے غور کی جانے والی رقم کی رقم ہے، یا مغربی بنگال میں فروخت کے مقصد سے مغربی بنگال سے باہر کسی بھی جگہ سے مغربی بنگال میں لایا گیا ہے، ٹریڈ پریکٹس کے مطابق نقد رعایت کے طور پر کسی بھی رقم کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اس میں نوٹیفائیڈ اشیاء کی پیکیجنگ کے لئے کنٹینرز یا دیگر مواد کے لئے وصول کی جانے والی کوئی بھی رقم شامل ہے۔

ہم سب سے پہلے 1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں فروخت کی قیمت کی تعریف میں 'فریٹ چارجز' کو شامل نہ کرنے کی بنیاد پر اپیل کنندگان کے وکیل کے دلائل سے نمٹیں گے۔

یہ واضح ہے کہ دفعہ 2 (ڈی) میں 'قیمت فروخت' کی تعریف میں 'مطلب' اور 'شامل' کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ تعریف کا پہلا حصہ لفظ 'قیمت فروخت' کے معنی کی وضاحت کرتا ہے اور ہمارے خیال میں، اس کے عام، مقبول یا قدرتی معنی دیئے جانے چاہئیں۔ اس کی تشریح کسی بھی طرح دوسرے حصے سے کنٹرول یا

متاثر نہیں ہوتی ہے جس میں تعریف میں کچھ دیگر چیزیں بھی شامل ہیں۔ یہ تعمیر کا ایک طے شدہ اصول ہے۔
قانون قانون پر کریز (ساتواں ایڈیشن 1.214) کہتا ہے:

”ایک تفسیری شق جو کسی لفظ کے معنی کو بڑھاتی ہے وہ اس کے عام معنی کو ختم نہیں کرتی ہے۔۔۔۔۔ لارڈ سیلبوم نے رابنسن بمقابلہ بارٹن ایکس لوکل بورڈ، (1883) 8 ایپ کیس 798 (801) میں کہا: ”اس قسم کی تشریح کی شق کا مقصد لفظ کو اس کے عام، مقبول اور قدرتی معنی حاصل کرنے سے روکنا نہیں ہے جب بھی یہ مناسب طور پر لاگو ہوگا، بلکہ اس لفظ کو قابل بنانا ہے جیسا کہ ایکٹ میں استعمال کیا گیا ہے۔ کسی ایسی چیز پر لاگو کیا جائے جس پر یہ عام طور پر لاگو نہیں ہوگا۔“

لہذا، تعریف کا جامع حصہ مرکزی اہتمام کو اس کے قدرتی معنی حاصل کرنے سے نہیں روک سکتا ہے۔

تعمیر کے مذکورہ بالا اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے، 1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں فروخت کی قیمت کی تعریف کے پہلے حصے کو اس کا اپنا مطلب دیا جانا چاہئے اور مدعا علیہ کے وکیل نے اس بات پر زور دینا درست ہے کہ دفعہ 2 (ڈی) کا پہلا حصہ جو رجسٹرڈ سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 2 (پی) کے پہلے حصے سے ملتا جلتا ہے، 1954 میں ہندوستان شوگر ملز لمیٹڈ بمقابلہ ریاست رجسٹرڈ، [1978] 4 ایس سی سی 271 میں اسی طرح کے الفاظ کو وہی معنی دیا جانا چاہئے۔ مذکورہ بالا معنی کیا ہیں اس پر ہم الگ سے غور کریں گے۔ لہذا اگر ہندوستان شوگر ملز کیس کی بنیاد پر پہلے حصے کو ’فریٹ چارجز‘ کے فطری معنی کے اندر لانے کے طور پر سمجھا جائے تو درخواست گزاروں کی یہ دلیل قبول نہیں کی جاسکتی کہ ’پیکجنگ چارجز‘ کی طرح ان ’فریٹ چارجز‘ کو بھی دفعہ 2 (ڈی) میں خاص طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔

درخواست گزار کے وکیل کی دوسری دلیل کہ 1941 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ایچ) میں واضح طور پر ’فریٹ چارجز‘ کو خارج کر دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے 1954 کے ایکٹ میں ’فریٹ چارجز‘ سمیت ایک واضح شق ہونی چاہیے، بھی اتنی ہی ناقابل قبول ہے۔ اب 1941 کے ایکٹ میں ’قیمت فروخت‘ کی وضاحت کرنے والی دفعہ 2 (ایچ) کا پہلا حصہ، ساتھ ہی 1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) کا پہلا حصہ اور

راجستھان ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 (پی) کا پہلا حصہ (ہندوستان شوگر ملز کیس میں تشریح) ایک جیسا ہے۔ ہمارے خیال میں، 1941 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ایچ) میں خارجی الفاظ کا مقصد صرف کچھ مخصوص چیزوں کو خارج کرنا تھا جو اس طرح کے اخراج کے پہلے حصے میں تھیں۔ 1954 کے ایکٹ میں واضح طور پر 'فریٹ چارجز' کو شامل نہ کرنے کا دفعہ 2 (ڈی) کے پہلے حصے کے قدرتی معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے جس طرح دفعہ 2 (ڈی) میں 'پیکجنگ چارجز' کو خارج کرنے کا اسی دفعہ 2 (ڈی) کے پہلے حصے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ تعریف کا پہلا حصہ اس کے فطری معنی رکھتا ہے جو اس بات سے متاثر نہیں ہوتا کہ دوسرے حصے میں دیگر چیزوں کو واضح طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اور جو چیز واضح طور پر شامل نہیں ہے اس سے بھی متاثر نہیں ہوتا ہے۔ لہذا نہ تو 1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) میں 'پیکجنگ چارجز' کو شامل کرنا اور نہ ہی 1941 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ایچ) سے 'فریٹ چارجز' کو خارج کرنا اور 1954 کے ایکٹ میں فریٹ چارجز کی ایسی کسی واضح شمولیت کی عدم موجودگی، ہمارے خیال میں، 1954 کے ایکٹ کے پہلے حصے سے منسوب کسی بھی معنی کو تبدیل یا متاثر نہیں کرتی ہے جو دفعہ کے پہلے حصے سے ملتا جلتا ہے۔ راجستھان ایکٹ، 1954 پر 2 (پی)۔

لہذا، اگر اس قانون کی دفعہ 2 (ڈی) کا پہلا حصہ راجستھان ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 (پی) سے ملتا جلتا ہے، تو سوال یہ ہے کہ ہندوستان شوگر ملز معاملے میں اصل میں کیا فیصلہ کیا گیا تھا؟ اس معاملے میں، اس عدالت نے کہا کہ 'قیمت فروخت' کی تعریف کے اس حصے کا مطلب کسی بھی سامان کی فروخت کے لئے غور کے طور پر ڈیلر کو واجب الادا رقم ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ امتحان یہ تھا کہ سامان کی فروخت کے لئے خریدار سے ڈیلر کو کیا غور و فکر مل رہا تھا؟ یہ پوچھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ غور و خوض کی رقم کیسے بنائی گئی، چاہے اس میں ایکسٹریوٹیوٹی شامل ہو یا فروخت یا مال برداری۔ صرف متعلقہ سوال یہ ہے کہ خریدار کی طرف سے فروخت کے لئے ڈیلر کو ادائیگی جانے والی رقم کیا ہے اور یہ نہیں کہ ڈیلر کی طرف سے خالص غور و خوض کیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ ڈیلر کے ذریعہ حقیقی قیمت یا اصل قیمت برقرار رکھنے کا تصور غیر متعلقہ تھا۔ اس سلسلے میں اس عدالت نے گوڈارڈ ایل جے کی کتاب لو بمقابلہ نارمن رائٹ (بلڈرز) لمیٹڈ (1944) میں جو کچھ کہا تھا اس کا حوالہ دیا تھا۔ ای آر 618 اس کے بعد عدالت نے مشاہدہ کیا کہ اگر ڈیلر اپنی فیکٹری سے سامان کو اپنے کاروبار کی جگہ پر منتقل کرتا ہے اور انہیں اس قیمت پر فروخت کرتا ہے جو سامان کی نقل و حمل میں اس کے ذریعہ لگائے گئے "فریٹ اینڈ ہینڈلنگ چارجز" کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کیا گیا تھا، تو مذکورہ چارجز واضح طور پر 'قیمت فروخت' کا حصہ ہوں گے کیونکہ یہ خریدار کی طرف سے ڈیلر کو فروخت کے لئے غور کے حصے کے طور پر ادا

کیا جائے گا۔ سامان یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ اگر بل میں فریٹ اور ہینڈلنگ چارجز کو الگ الگ دکھایا جائے اور سامان کی قیمت میں شامل کیا جائے تو بھی یہی صورتحال ہوگی، کیونکہ ادائیگی کا کردار ایک ہی ہوگا۔ اگر حقائق کی بنیاد پر، فریٹ اور ہینڈلنگ چارجز فروخت کی جگہ پر خریدار کو سامان دستیاب کرانے میں ڈیلر کی طرف سے کیے جانے والے اخراجات کی نمائندگی کرتے ہیں، تو وہ چارجز/ آئی ایئر میں سامان کی قیمت میں اضافہ کریں گے اور واضح طور پر خریدار سے وصول کردہ قیمت کا ایک جزو ہوں گے۔ اس عدالت نے کہا کہ فریٹ اور ہینڈلنگ چارجز کی رقم خریدار کی طرف سے کسی قانونی یا دیگر ذمہ داری کے تحت ادا نہیں کی جائے گی بلکہ سامان کی فروخت پر غور کے حصے کے طور پر ادا کی جائے گی اور یہ قیمت فروخت کا حصہ ہوگی۔ یہ ہندوستان شوگر ملز کے معاملے کا تناسب ہے۔ مذکورہ بالا کیس میں اس عدالت کی بحث میں ایک ڈیلر کے مال بردار اخراجات کا حوالہ دیا گیا جو فیکٹری سے سامان کو اپنے کاروبار کی جگہ تک پہنچاتا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس عدالت کا ارادہ یہ نہیں تھا کہ ترسیل کے مقام تک مال برداری کے اخراجات کو قیمت فروخت میں شامل نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ٹریبونل نے درست طور پر نشانہ ہی کی ہے (آرڈر کے پیرا 32 (بی) میں، اس عدالت نے ہندوستان شوگر ملز کیس (ایس ٹی سی کے صفحہ 29 پر) میں فریٹ چارجز کا بھی حوالہ دیا تھا، جو واضح طور پر ڈیلوری کے مقام تک فریٹ چارجز کا حوالہ دیا جائے گا۔

1954 کے ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈی) کے پہلے حصے کے حقیقی معنی کا حوالہ دینے کے بعد، اب ہم ٹریبونل کے نتائج کا حوالہ دیں گے۔ ٹریبونل کی اکثریت نے پایا کہ فروخت کا مقام خریدار کی جگہ تھی اور فروخت کا وقت ترسیل کا نقطہ تھا۔ خریداری کے آرڈر زیادہ تر وہیں دیے جاتے تھے، سامان وہاں خریدار کو ملتا تھا۔ سامان کی ادائیگی اور وصولی بیک وقت تھی۔ ٹریبونل نے کہا کہ ڈیلوری چارجز کی الگ سے وصولی حقیقی کے بجائے صرف تصوراتی نوعیت کی ہے۔ درخواست گزار نے یہ بھی اعتراف کیا کہ خریدار کی جانب سے لوٹا گیا ناقص سامان واپس لے لیا گیا اور اس طرح نقل و حمل کے دوران ناقص خریدار کے خطرے میں نہیں تھے۔ درخواست گزار کا کیس تھا کہ یہ فروخت ایکس فیکٹری میں ہوئی لیکن ڈیلوری خریدار کی جگہ پر ہوئی۔ ٹریبونل نے نشانہ ہی کی کہ درحقیقت اپیل کنندہ نے اپنے ہی ایک ملازم کو سٹنگل ایکسٹریکٹ پاس جاری کیا تھا جس نے سامان کو ٹرک میں ڈال دیا تھا۔ سامان بہت زیادہ بھیجا گیا تھا اور کسی خاص خریدار کو کسی خاص چیز کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی تھی۔ ٹریبونل کے مطابق درخواست گزار کے ٹرک کے نجی اجازت نامے سے پبلک کیریئر پرمٹ میں تبدیل ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سامان کی نقل و حمل ان سامانوں کے سلسلے میں تھی جو پرمٹ ہولڈر سے تعلق نہیں

رکھتے تھے یا اس کی تجارت یا کاروبار سے متعلق نہیں تھے۔ آخر میں، ٹریبونل (اپنے اکثریتی فیصلے میں) نے نتیجہ اخذ کیا (اس کے حکم کا پیرا 31):

”ہم نے ان معاملوں کی حقیقت سے پایا ہے کہ درخواست دہندگان ڈیوری چارج کی مد میں اخراجات برداشت کرنے کے پابند تھے، کیونکہ انہیں گاہکوں کو ان کی جگہوں پر فروخت کے لئے سامان دستیاب کرانا تھا۔“

مذکورہ فیصلے کو کافی مواد اور حالات کی تائید حاصل ہے جیسا کہ ٹریبونل نے نوٹ کیا ہے اور ہماری رائے میں یہ واضح طور پر اپیل کنندگان کے کیس کو ہندوستان شوگر ملز کیس کے فیصلے کے تناسب میں لاتا ہے۔

اپیل کنندگان کے وکیل نے حیدرآباد ایسٹسٹوس پروڈکٹس لمیٹڈ بمقابلہ ریاست آندھرا پردیش، (1969) 24 ایس ٹی سی 487 پر مضبوط انحصار کیا۔ ہمارے خیال میں، یہ معاملہ واضح طور پر مختلف ہے۔ اس معاملے میں شاہ جے (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے کہا تھا کہ 'فریٹ چارجز' قیمت فروخت کا حصہ نہیں ہیں، اس کی پوری وضاحت ہندوستان شوگر ملز کیس میں ہی کی گئی تھی، یعنی (ایس ٹی سی کا صفحہ 31 دیکھیں)، کہ اس معاملے میں معاہدے کی شرائط تحریری شکل میں تھیں اور یہ ظاہر کرتی تھیں کہ "یہ صرف قیمت تھی جو منزل تھی"، اور یہ کہ گاہکوں کے مقابلے میں، 'سامان کو ریل پر ڈالتے ہی ترسیل مکمل ہو گئی تھی اور مال کی ادائیگی گاہکوں کی ذمہ داری تھی... 'معاہدے کی شق 16 کے تحت خریداروں نے مال برداری کی ادائیگی کی، اور لہذا شق 4 میں ترمیم کی گئی۔ ان حقائق کی بنیاد پر یہ کہا گیا تھا کہ 'فریٹ چارجز' کی ادائیگی خریداروں کی ذمہ داری نہیں تھی۔ لہذا درخواست گزار حیدرآباد ایسٹسٹوس پروڈکٹس کیس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مدعا علیہ کے لئے ماہر وکیل ٹی وی ایل رامکو سیمنٹ ڈسٹری بیوشن کمپنی بمقابلہ پر بھروسہ کرنے میں صحیح ہے۔ ریاست تمل ناڈو، جہاں حیدرآباد ایسٹسٹوس کیس کو حقائق کی بنیاد پر ممتاز کیا گیا اور ہندوستان شوگر ملز کیس کا اطلاق کیا گیا۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے سدرن موٹرز بمقابلہ سدرن موٹرز پر بھی بھروسہ کیا۔ باسی آف کرناٹک، (1996) 102 ایس ٹی سی 235۔ یہ فیصلہ بھی اپیل کنندہ کی مدد نہیں کرتا ہے۔ اس معاملے میں اس

عدالت نے کہا کہ ہائی کورٹ نے سیلز ٹیکس ایپیلٹ ٹریبونل کے احکامات میں مداخلت کر کے غلطی کی جبکہ ٹریبونل نے پچھلے سالوں میں اسی ٹیکس دہندگان کے معاملے میں ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل کیا تھا، جس میں یکساں حقائق پر یہ پایا گیا تھا کہ 'فریٹ چارج' فروخت کی قیمت کا حصہ نہیں تھے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر، ان ایپیلوں کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ایس وی کے آئی

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔